﴿ هُوَ الَّذِیْ جَعَلَکُمْ خَلاَئِفَ فِی الْاَرْضِ ﴾ (فاطر : ۳۹)

"وہی ذات پاک ہے جس نے زمین میں تم کو (اپنا) نائب بنایا ہے۔"

﴿ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِہٖ یٰقَوْمِ اذْکُرُوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ جَعَلَ فِیْکُمْ اَنْۢبِیَآءَ وَجَعَلَکُمْ مُّلُوْکًا وَّاٰتٰکُمْ مَّا لَمْ یُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَO ﴾

(المائدة : ۲۰)

"جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ بھائیو! اللہ نے تم پر جو احسانات کئے ہیں ان کو یاد کرو کہ اس نے تم (ہی) میں سے بہترے پیغمبر بنائے اور تم کو بادشاہ بھی بنایا' اور تم کو وہ نعمتیں دیں جو دنیا جہان کے لوگوں میں سے کسی کو نہیں دیں۔"

﴿ فَقَدْ اٰتَیْنَآ اٰلَ اِبْرٰھِیْمَ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَاٰتَیْنٰھُمْ مُّلْکًا عَظِیْمًا ﴾

(النساء : ۵۴)

"سو خاندان ابراہیم (کے لوگوں) کو ہم نے کتاب دی اور علم دیا اور ان کو بڑی بھاری سلطنت (بھی) دی۔"

ابوبکر صدیقؓ ' عمر فاروقؓ ' عثمان غنیؓ ' علی مرتضیٰؓ۔ یہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حکمران ہوئے۔

حسب ذیل صحابہ گورنر و حاکم ہوئے :

(۱) ابو عبیدہ بن الجراح گورنر شام تھے۔
(۲) سعد بن ابی وقاص گورنر کوفہ تھے۔
(۳) سعید بن زید گورنر دمشق تھے۔
(۴) عمرو بن العاص گورنر مصر تھے۔
(۵) یزید بن ابی سفیان گورنر شام تھے
(۶) عتبہ بن غزوان گورنر بصرہ تھے۔
(۷) مغیرہ بن شعبہ گورنر کوفہ تھے۔
(۸) ابو موسیٰ الاشعری گورنر بصرہ تھے۔
(۹) عمیر بن سعد گورنر دمشق و حمص و جزیرہ تھے۔
(۱۰) حذیفہ بن محصن گورنر عمان تھے۔

(۱۱) زید بن ثابت گورنر مکہ، یمن، مصر و بصرہ تھے۔
(۱۲) عمار بن یاسر گورنر کوفہ تھے۔
(۱۳) ابو ہریرہ گورنر بحرین تھے۔
(۱۴) سمرہ بن جندب گورنر بصرہ تھے۔
(۱۵) عتاب بن اسید حاکم مکہ تھے۔
(۱۶) مہاجر بن ابی امیہ حاکم صنعاء تھے۔
(۱۷) لعلی بن منبّہ حاکم خولان تھے۔
(۱۸) معاذ بن جبل حاکم جند تھے۔
(۱۹) جریر بن عبداللہ حاکم نجران تھے۔
(۲۰) عیاض بن غنم حاکم دومتہ الجندل تھے۔
(۲۱) شرحبیل بن حسنہ شام کے بعض حصّے پر حاکم تھے۔
(۲۲) عثمان بن ابی العاص حاکم طائف تھے۔
(۲۳) زیاد بن لبید حاکم حضر موت تھے۔
(۲۴) عبداللہ بن ثور حاکم جرش تھے۔

یہ چند صحابہ رضی اللہ عنہم کی حکومت کا مختصر تذکرہ ہے۔

(۲) دولت

﴿ .... اَمْوَالَكُمُ الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِیٰمًا .... ﴾ (النساء : ۵)

".... تمہارے مال جن کو اللہ نے تمہارے لئے باعث قیام بنایا ہے ...."

﴿ وَ یُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ .... ﴾ (نوح : ۱۲)

"اور مال و اولاد سے (اللہ) تمہاری مدد کرے گا......"

﴿ وَ اٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِیْۤ اٰتٰىكُمْ ؕ ﴾ (النور : ۳۳)

"اور اللہ کے مال میں سے جو اُس نے تمہیں دے رکھا ہے، انہیں بھی دو۔"

﴿ رَبُّكُمُ الَّذِیْ یُزْجِیْ لَكُمُ الْفُلْكَ فِی الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ

كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴾ (بنی اسرائیل : ٦٦)
"تمہارا پروردگار وہ (قادر مطلق) ہے جو تمہارے لئے سمندر میں جہازوں کو چلاتا ہے' تاکہ تم اس کا فضل یعنی معاش تلاش کرو۔ اس میں شک نہیں کہ وہ تم پر بڑا مہربان ہے۔"

﴿ وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ﴾ (النبا : ۱۱)
"اور ہم نے ہی دن کو روزی کے لئے بنایا۔"

﴿ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ.... ﴾ (الجمعة : ۱۰)
"پھر جب نماز ہو چکے تو اپنی اپنی راہ لو اور اللہ کے فضل یعنی معاش کی تلاش میں لگ جاؤ۔"

اس موقع پر زیادہ تر اُن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دولت و ثروت کے مختصر حالات بیان کرتا ہوں جو عشرہ مبشرہ میں داخل ہیں اور بہترین صحابہ ہیں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مَیں قریش میں سب سے بڑا تاجر اور سب سے زیادہ مال دار تھا۔ (الریاض النصرة' جلد ا' صفحہ ۱۳۷)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ایک ایک ہزار اونٹ غلہ سے لدے ہوئے شام سے آئے اور انہوں نے سب فی سبیل اللہ دے دیئے۔ (الریاض النصرة جلد ا' صفحہ ۱۰)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ہزار اونٹ تین ہزار بکریاں اور سو گھوڑے چھوڑ کر انتقال فرمایا۔ (طبقات ابن سعد' جلد ۳' قسم اول' صفحہ ۱۹۶)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے چالیس ہزار نقد' پانچ سو گھوڑے' ڈیڑھ ہزار اونٹ مختلف موقعوں پر حفاظت و اشاعت اسلام کے لئے صرف کئے۔ (الریاض النصرة' جلد ۲' صفحہ ۲۸۸)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس چالیس ہزار نقد تھے جو انہوں نے راہِ حق میں صرف کردیئے۔ (ابن اثیر' جلد ۲' صفحہ ۲۰۵)

غزوۂ تبوک کے لئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ساڑھے نو سو اونٹ' پچاس گھوڑے اور ایک ہزار دینار عطا فرمائے۔ (الریاض النصرة' جلد ۲' صفحہ ۹۱)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بیر رومہ (کنواں) ۳۵ ہزار درہم میں خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کردیا۔ (الریاض النصرۃ' جلد ۲'صفحہ ۹۲)

مسجد نبوی میں اضافہ کرنے کے لئے ۲۵ ہزار درہم میں ایک زمین حضرت عثمانؓ نے خرید کر وقف کردی۔ (الریاض النصرۃ' جلد ۴'صفحہ ۹۳)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو ان کے خزانچی کے پاس تین کروڑ پانچ لاکھ درہم اور ایک لاکھ دینار تھے اور ہزار اونٹ زبدہ میں موجود تھے۔ (طبقات ابن سعد' جلد ۲'قسم اول'صفحہ ۵۳)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ جب ہجرت کرکے مدینہ پہنچے تو رسالت مآبؐ نے سعد بن الربیع انصاری اور ان کے درمیان مواخات کرادی۔ سعد نے ان سے گھر لے جا کر کہا کہ میں انصار میں سب سے زیادہ مال دار ہوں' تمہیں اپنا نصف مال دیتا ہوں۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اللہ تمہیں تمہارا مال مبارک کرے مجھے اس کی ضرورت نہیں' مجھے یہاں کا بازار بتادو' بازار گئے اور تجارت شروع کردی ..... حضرت عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ پھر اللہ نے ایسی برکت دی اور تجارت میں اتنی ترقی ہوئی کہ اگر میں پتھر بھی اٹھاتا تھا تو مجھے یقین تھا کہ اس کے نیچے سونا چاندی ملے گا۔ (طبقات ابن سعد' جلد ۳'قسم اول'صفحہ ۸۹)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے منجملہ اور چیزوں کے سونے کے بڑے بڑے ٹکڑے بھی چھوڑے جنہیں کلہاڑیوں سے کاٹ کاٹ کر تقسیم کیا گیا۔ (طبقات ابن سعد جلد ۳'قسم اول'صفحہ ۹۶)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے چار بیویاں چھوڑیں جن میں ہر ایک کو ترکہ کا بتیسواں حصہ ملا۔ چنانچہ تماضر بنت الاصبغ کا حصہ ایک لاکھ میں خرید لیا گیا۔ (طبقات ابن سعد' جلد ۳'قسم اول'صفحہ ۹۷)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک زمین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ چالیس ہزار دینار میں فروخت کی اور سب فی سبیل اللہ صرف کردیا۔ (طبقات ابن سعد' جلد ۳'قسم اول'صفحہ ۹۴)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے وصیت کی کہ پچاس ہزار دینار فی سبیل اللہ

صرف کئے جائیں۔ (طبقات ابن سعد' جلد ۳' قسم اول' صفحہ ۹۶)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ام کلثوم سے نکاح کیا اور ۴۰ ہزار درہم مہر میں دیئے۔ (طبقات ابن سعد' جلد ۴' صفحہ ۳۴۰)

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک گھر چھ لاکھ درہم میں فروخت کیا۔ (الریاض النصرۃ' جلد ۲ صفحہ ۲۷۲)

حضرت زبیر نے تین کروڑ باون لاکھ درہم کی جائیداد چھوڑی۔ چار بیویوں سے ہر ایک کو بتیسواں حصہ یعنی گیارہ گیارہ لاکھ درہم ملے۔ (طبقات ابن سعد' جلد ۳' قسم اول صفحہ ۷۷)

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اب تک چالیس ہزار نقد راہِ حق میں صرف کر چکا ہوں۔ (الریاض النصرۃ' جلد ۲' صفحہ ۲۲۶)

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے ایک زمین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو سات لاکھ درہم میں فروخت کی اور رات ہی رات میں سب روپیہ مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔ (طبقات ابن سعد' جلد ۳' قسم اول' صفحہ ۱۵۷)

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے بائیس لاکھ درہم اور دو لاکھ دینار نقد اور تین کروڑ درہم کی جائیداد چھوڑی۔ (طبقات ابن سعد' جلد ۳' قسم اول' صفحہ ۱۵۸)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں تمام مسلمان مَردوں' عورتوں اور بچوں کے سالانہ وظائف مقرر کر دیئے تھے جن کے عوض مَردوں سے فوجی خدمت لی جاتی تھی۔ چنانچہ اہل بدر کے لئے پانچ پانچ ہزار درہم' اہل حدیبیہ کے لئے چار چار ہزار درہم' جنگ قادسیہ سے پہلی لڑائیوں کے شرکاء کے لئے تین تین ہزار' اہل قادسیہ اور اہل شام کے لئے دو دو ہزار' قادسیہ اور یرموک کے بعد والوں کے لئے ہزار ہزار درہم سالانہ مقرر کئے۔ اہل بدر کی عورتوں کے لئے پانچ پانچ سو' اس کے بعد سے لے کر اہل حدیبیہ تک کی عورتوں کے لئے چار چار سو' قادسیہ سے قبل کی جنگ میں شریک ہونے والی عورتوں کے لئے تین تین سو' اہل قادسیہ وغیرہ کی عورتوں کے لئے دو دو سو درہم مقرر کئے اور تمام بچوں کے سو سو درہم سالانہ مقرر کئے۔ (ابن اثیر' جلد ۲' صفحہ ۲۴۸۔ طبقات ابن سعد' جلد ۳' قسم اول' صفحہ ۲۱۴)

سلیم ابو عامر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ایک یمنی چادر اوڑھے دیکھا جس کی قیمت سو درہم تھی۔ (طبقات ابن سعد، جلد ۳، قسم اول، صفحہ ۳۹)

محمد بن ربیعہ سے روایت ہے کہ حضرات صحابہ عورتوں کے زیب و زینت کے لباس میں وسعت کرتے تھے۔ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ایک ریشمی چادر اوڑھے دیکھا جس کی قیمت سو درہم تھی۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ یہ چادر نائلہ کی ہے۔ میں نے ان کی خوشی کے لئے اس کو اوڑھ لیا ہے۔ (طبقات ابن سعد، جلد ۳، قسم اول، صفحہ ۹۲)

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنے نقد مال کی زکوٰۃ پانچ ہزار درہم والی مدینہ کے پاس بھیجی اور ڈھائی لاکھ نقد چھوڑ کر انتقال فرمایا۔ (طبقات ابن سعد، جلد ۳، قسم اول صفحہ ۱۰۵)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سب سے اچھا سفید کپڑا پہنتے اور سب سے زیادہ خوشبوؤں کا استعمال کرتے تھے۔ (طبقات ابن سعد، جلد ۳، قسم اول، صفحہ ۱۱۷)

زمین اور پہاڑوں کا خراج حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں بارہ کروڑ دس لاکھ دانی تک پہنچ گیا تھا۔ دانی ایک درہم سے کچھ زیادہ ہوتا ہے۔ (طبقات ابن سعد، جلد ۳، قسم اول صفحہ ۲۰۲)

خباب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں نے اپنی وہ حالت دیکھی ہے کہ ایک درہم اور ایک دینار بھی موجود نہ تھا۔ آج میرے گھر کے گوشہ میں صندوق کے اندر چالیس ہزار دانی موجود ہیں۔ (طبقات ابن سعد، جلد ۳، قسم اول، صفحہ ۳۰۲)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ زیادہ مال دے گا تو ہر ایک مسلمان کے لئے چار چار ہزار درہم سالانہ مقرر کروں گا، ہزار سفر کے لئے، ہزار ہتھیار کے لئے، ہزار اس کے اہل و عیال کے لئے اور ہزار اس کے گھوڑے اور خچر کے لئے۔ (طبقات ابن سعد، جلد ۳، قسم اول، صفحہ ۲۱۴)

سعدی سے روایت ہے کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس مال زیادہ ہوا تو اپنی کنیز کو بلا کر تقسیم کر دیا۔ سعدی کہتے ہیں کہ چار لاکھ درہم تھے۔ (طبقات ابن سعد، جلد ۳، قسم اول، صفحہ ۱۵۷)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نوے ہزار درہم چھوڑ کر انتقال فرمایا۔ (طبقات ابن

سعد' جلد ۳'قسم اول 'صفحہ ۱۱۳)

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو عراق کی کاشت سے چار پانچ لاکھ درہم اور سرات کی کاشت سے کم وبیش دس ہزار دینار وصول ہوتے تھے۔ وہ بنو تیم کے ہر ضرورت مند کو اُس کے اہل و عیال کے لئے کافی خرچ دیا کرتے تھے۔ بے شوہر عورتوں کا نکاح کر دیتے تھے۔ جسے خادم کی ضرورت ہوتی اسے خادم دے دیتے تھے۔ قرض داروں کی طرف سے قرض ادا کرتے تھے۔ صبیحہ تیمی پر تیس ہزار درہم قرض تھے' وہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے ادا کر دیئے۔ (طبقات ابن سعد' جلد ۳'قسم اول 'صفحہ ۱۵۸)

برزہ بنت رافع کہتی ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ سالانہ وظائف تقسیم کرنے لگے تو حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس ان کا وظیفہ بھیجا۔ حضرت زینب نے فرمایا کہ اللہ عمر پر رحم کرے' میری دوسری بہنیں اسے مجھ سے زیادہ اچھی طرح تقسیم کر سکتی ہیں۔ لوگوں نے کہا کہ یہ آپ ہی کا ہے۔ زینب نے اس کو رکھوا دیا اور پھر مجھ سے فرمایا کہ اتنا فلاں کو اور اتنا فلاں کو دے آؤ۔ غرض اپنے ضرورت مند رشتہ داروں اور یتیموں میں سب تقسیم کر دیا۔ تھوڑا سا کپڑے کے نیچے بچ رہا تو میں نے کہا کہ اُم المؤمنین میرا بھی اس میں حق ہے۔ زینب نے کہا کہ جو بچا ہے وہ تم لے لو۔ میں نے کپڑا اٹھایا تو ۸۵ درہم تھے۔ (طبقات ابن سعد' جلد ۳'قسم اول 'صفحہ ۲۱۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بحرین سے چار لاکھ درہم نقد لے کر آئے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ کسی پر ظلم کر کے تو یہ تم نے نہیں لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ پھر حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ اپنا مال کتنا لائے؟ انہوں نے کہا بیس ہزار درہم۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ اتنا کہاں سے آیا؟ انہوں نے کہا میں وہاں تجارت کرتا تھا۔ (طبقات ابن سعد' جلد ۴'قسم سوم 'صفحہ ۶۰)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایک خسر اُن کے پاس حاضر ہوئے اور چاہا کہ وہ انہیں بیت المال سے کچھ دیں۔ حضرت عمرؓ خفا ہوئے اور فرمایا کہ تم چاہتے ہو کہ میں خائن بادشاہ بن کر اللہ کے یہاں جاؤں؟ اس کے بعد انہیں بلا کر اپنے خاص مال سے دس ہزار درہم دیئے۔ (طبقات ابن سعد' جلد ۳'قسم اول 'صفحہ ۲۱۹)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس قدر مال بڑھتا جائے گا ہم لوگوں کے وظائف

بڑھاتے جائیں گے۔ اگر مال کی اتنی کثرت ہوئی کہ حساب مشکل ہو تو بلا حساب مٹھیوں میں بھر بھر کر دیں گے۔ یہ مال انہی لوگوں کا ہے' جس طرح چاہیں لیں۔ (طبقات ابن سعد' جلد ۳' قسم اول' صفحہ ۲۱۹)

(۳) غلبہ

﴿ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ ﴾ (المائدة : ۵۶)

"اور جو اللہ اور اس کے رسول اور اہل ایمان کا دوست ہو کر رہے گا تو (وہ اللہ والا ہے اور) اللہ والوں کا بول بالا ہے۔"

﴿ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ ۚ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ۝ ﴾ (الصف : ۱۴)

"چنانچہ بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ تو ایمان لایا اور ایک گروہ کافر رہا' تو جو لوگ ایمان لائے ہم نے ان کے دشمنوں کے مقابلے میں ان کی تائید کی اور آخر کار وہی غالب رہے۔"

﴿ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ ﴾ (المجادلة : ۲۲)

"یہ خدائی گروہ ہے' اور خدائی گروہ ہی غالب رہے گا۔"

﴿ اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ ﴾ (آل عمران : ۱۶۰)

"اللہ تمہاری مدد پر ہو تو پھر کوئی تم پر غالب نہ ہو سکے۔"

﴿ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ﴾ (الروم : ۴۷)

"مسلمانوں کی مدد ہم پر لازم ہے۔"

﴿ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ ﴾ (آل عمران : ۱۲۳)

"بدر میں اللہ نے تمہاری مدد کی' حالانکہ اُس وقت دشمن کے مقابلہ میں تمہاری کوئی حقیقت نہ تھی۔"

﴿ وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ ﴾ (آل عمران : ۱۳۹)

"نہ ہمت ہارو نہ آزردہ خاطر ہو' اگر تم سچے مسلمان ہو تو تم ہی غالب ہو کر رہو گے۔"

﴿ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ○ ﴾ (المؤمن : ۵۱)

"ہم دنیا کی زندگی میں بھی اپنے پیغمبروں اور ایمان والوں کی مدد کرتے ہیں اور اس دن بھی (مدد کریں گے) جبکہ گواہ کھڑے ہوں گے۔"

اسعد بن زرارہ نے عرض کیا یا رسول اللہ: بیعت اسلام کی شرائط بیان فرمائیں!۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: شرائط یہ ہیں۔ لا الٰہ الّا اللہ محمدؐ رسول اللہ کی شہادت دو' نماز پڑھو' زکوٰۃ دو' اطاعت و فرمانبرداری کرو اور جو امیر ہو اُس کی امارت میں نزاع نہ کرو' اور یہ کہ جن چیزوں سے اپنی اور اپنے اہل و عیال کی حفاظت کرتے ہو ان سے میری بھی حفاظت کرو۔ انصار بولے ہاں ہمیں منظور ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا : یا رسول اللہ ﷺ! یہ شرائط تو جناب کے ہیں' ان کے معاوضہ میں ہمیں کیا ملے گا' آپ نے فرمایا : دنیا میں فتح و غلبہ' آخرت میں جنت۔ (ابن سعد' جلد ۳' قسم ۲' صفحہ ۱۳۹)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ابلہ' باروسما' بانقیا' آلیس' حیرہ' انبار' بادقلی' عین النمر' قطر' بل' دومتہ الجندل' اور فراض خالد بن الولید اور عیاض بن غنم رضی اللہ عنہما نے فتح کئے اور شام میں مرج الصفر' بلقا اخیادن' العربہ' بصری' واثن وغیرہ حضرت ابو عبیدہ اور یزید بن ابی سفیان و عمر بن العاص' شرحبیل بن حسنہ اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہم نے فتح کئے۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں عراق عجم کے تمام اضلاع خوزستان' آذربائیجان' کرمان' سیستان' فارس' مکران' خراسان' طبرستان وغیرہ اور سلطنت ایران کے اکثر صوبے فتح ہوئے۔ قادسیہ کی فیصلہ کن جنگ حضرت سعد بن ابی وقاص نے نہاوند کی عظیم الشان جنگ حضرت نعمان بن مقرن نے فتح کی۔

عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے زیر کمان ملک مصر فتح ہوا۔ شام میں دمشق' بیسان' طبریہ' حمص' بیت المقدس' قیساریہ' تکریت' موصل وغیرہ شام کے بڑے بڑے صوبے حضرت ابو عبیدہ نے فتح کئے۔ پھر آرمینیا کا بڑا حصہ مفتوح کیا۔

عہدِ خلافتِ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میں آرمینیا' آذربائیجان' کرمان وغیرہ کا باقی ماندہ حصہ فتح ہوا۔ اور ان کے علاوہ قوقاز' گرجستان' بیلقان' ابوشنجان' قبالہ' بیشوان' باب' داغستان' حبیب بن سلمتہ الفہری اور سلمان وغیرہ نے فتح کئے۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے شام کے گورنر تھے' بحری لڑائی میں شہنشاہِ قسطنطین کو شکستیں دینے کے بعد جزائر قبرص' کریٹ' رہوڈس' وکوس فتح کئے' اور پھر اس کے بعد ایشیائے کوچک میں داخل ہو کر چند بڑے اضلاع عموریہ' آرند وغیرہ فتح کئے' عبداللہ بن سعد کے زیر کمان اور حضرت عبداللہ بن زبیر کی تدبیروں سے شمالی افریقہ میں طرابلس' برقہ' تیونس' الجیریا' فاس' مراکو وغیرہ فتح کئے گئے۔ پھر ایران کی طرف زام' قہستان' سپیق' بشت' نیشاپور' طوس' ہرات' جوربان' طالقان' فاریاب' بلخ' کابل' زابستان' زرمج' کش' اور طبرستان کے باقی ماندہ حصے بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں مفتوح ہوئے اور سندھ سے لے کر مغرب اقصٰی تک اسلامی پرچم لہرانے لگا۔

روحانی ترقیوں کے ساتھ ساتھ یہ انتہائی دنیاوی ترقی قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کو اس لئے حاصل ہوئی تھی کہ انہوں قرآن مجید کی صحیح تعلیم کو صحیح طریقہ سے سمجھ کر اس پر عمل کیا تھا۔ آج بھی اگر ہم وہی طریقے اختیار کریں تو ہماری حالت بہتر ہو سکتی ہے۔ مسلمانوں کے لئے یہی ایک صورت موجودہ پستی سے نکلنے کی ہے۔ ضروری ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ان اخلاق و اعمال کے مفصل حالات جو اُن میں قرآن مجید کی تعلیم سے پیدا ہوئے تھے کثرت سے مسلمانوں میں شائع کئے جائیں' تاکہ اُن کو معلوم ہو کہ قرآن مجید کی اصلی اور حقیقی تعلیم کیا ہے اور اس پر عمل کرنے سے کس قدر جلد بہترین نتائج مرتب ہو سکتے ہیں۔

روحانیت' مساوات' حریت' اخوت' عدل' اتحاد اور ایثار کے جو بے نظیر نمونے تعلیم قرآن پر عمل ہونے کی وجہ سے تاریخ اسلام کے ابتدائی زمانہ میں نظر آتے ہیں۔ اگر ہم انہیں اپنے لئے مشعل ہدایت بنالیں تو ہم بہت جلد دنیا کی بہترین قوم بن سکتے ہیں۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

صدر مؤسس مرکزی انجمن خدام القرآن اور امیر تنظیم اسلامی

ڈاکٹر اسرار احمد

کی علمی و فکری اور دعوتی و تحریکی کاوشوں کا نچوڑ

۲۸۰ صفحات پر مشتمل ایک اہم علمی دستاویز جس میں عملی خطوط کی نشاندہی بھی موجود ہے

دعوت
رجوع اِلیٰ القرآن
کا منظر و پس منظر

ضرور مطالعہ کیجئے ـــــ دوسروں تک پہنچائیے